Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

بلبیر سنگھ ودیگر

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 1 اکتوبر 1991

[ایس رتناویل پانڈین اور ایم فاطمہ بیوی، جسٹس صاحبان]

عدالتِ عظمیٰ (اپیلیٹ فوجداری کے دائرہ اختیار میں توسیع) ایکٹ، 1970 - دفعہ 2-اپیل-تعزیرات ہند کی دفعہ 34/302 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہے-ٹرائل کورٹ کا بریت کا حکم-عدالتِ عالیہ کی طرف سے سزا-ثبوتوں کا تجزیہ-عدالتِ عالیہ کے فیصلے منظور-ساتھی ملزمان کی بریت-کیا اپیل کنندگان کے معاملے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اپیل کنندگان اور ایک دوسرے کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے تحت قتل کا مقدمہ چلایا گیا۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ اپیل کنندگان کے ساتھ ساتھ متوفی کا بھائی اور اس کا بیٹا ایک گاؤں میں رہ رہے تھے۔ متوفی 6.7.1974 کو گاؤں آیا تھا۔ 8.7.1974 کی صبح تقریباً 10.30 بجے متوفی کا بھائی اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ نالے کے پار آم کے باغ میں مرنے والے کو دینے کے لئے آم جمع کرنے گیا تھا۔ جب وہ راستے کے ساتھ گھر لوٹ رہے تھے تو متوفی کو مخالف سمت سے آتے ہوئے دیکھا گیا۔ دونوں اپیل گزار ایک دوسرے ملزم کے ساتھ موقع پر آئے اور متوفی پر حملہ کیا۔ اپیل کنندہ نمبر 1 کے پاس ایک دتار تھا اور اپیل کنندہ نمبر 2 کے پاس ایک سوا تھا اور ان کے ساتھی کے پاس لاٹھی تھی۔ ہتھیاروں سے زخمی کرنے کے بعد اپیل گزار فرار ہو گئے۔ متوفی کو فوری طور پر اسپتال لے جانے پر دربار اسنگھ نامی شخص کے گھر لے جایا گیا لیکن تھوڑی ہی دیر میں اس نے آخری سانس لی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ابتدائی اطلاع شام تقریباً 7.00 بجے پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی اور جرم درج کیا گیا اور جانچ کی گئی اور آخر میں فرد قرار داد جرم دائر کی گئی۔ لاش کے پوسٹ مارٹم سے پتہ چلا ہے کہ متوفی کو زخم اور چاقو کے تین زخم آئے تھے اور زخموں کے نتیجے میں اس کی موت صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

الزام لگایا گیا تھا کہ تین بھائیوں کے بچوں کے درمیان خاندان کی زرعی زمین کی منتقلی کی وجہ سے کچھ گڑبڑ ہوئی تھی۔

سیشن جج نے ملزمین کو الزامات سے بری کر دیا۔ عدالتِ عالیہ نے ریاست کی ترجیحی اپیل میں اپیل کنندگان کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی، جس کے خلاف عدالتِ عظمیٰ (اپیلیٹ فوجداری کے دائرہ اختیار میں توسیع) ایکٹ، 1970 کی دفعہ 2 کے تحت یہ اپیل دائر کی گئی تھی۔

درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ ٹرائل کورٹ کا موقف معقول تھا اور فیصلے کو خراب کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، بھلے ہی اپیلیٹ کورٹ ثبوتوں کی از سر نو جانچ کے بارے میں مختلف رائے اختیار کر سکتی تھی۔ عدالتِ عالیہ نے ٹرائل کورٹ کی جانب سے ثبوتوں کو مسترد کرنے کی مختلف وجوہات کو خارج نہیں کیا اور ریکارڈ پر موجود ثبوتوں پر عدالتِ عالیہ کی طرف سے اخذ کیا گیا نتیجہ غلط تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. مقدمے میں استغاثہ کے ثبوت مکمل طور پر قابلِ اعتماد ہیں اور اس سے ناقابلِ یقین نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان نے جان بوجھ کر متوفی کی موت کا سبب بنایا تھا۔ یہ واقعہ عینی شاہدین کی رہائش گاہ کے قریب ایک جگہ پر دن کی روشنی میں پیش آیا۔ درخواست گزار متوفی اور گواہوں کے قریبی رشتہ دار ہیں اور یہ خاندان کے پس منظر میں ہوا ہے۔ ابتدائی معلومات چند گھنٹوں کے اندر ریکارڈ کی گئی ہیں جسے مقدمے کے حالات میں غیر مناسب تاخیر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ایف آئی آر میں دیا گیا بیان کردہ موقف کافی حد تک وہی ہے جو عدالت کے سامنے گواہوں نے بولا تھا۔

2. عینی شاہدین نے ہر اپیل کنندہ کے کردار کے بارے میں مستقل بیان دیا ہے۔ گواہوں کے لیے، فاصلہ ہونے اور گھاس پھوس کے پار ہونے کے باوجود، ملزمان کی شناخت کرنا مشکل نہ تھا، حتیٰ کہ اگر انہوں نے کارروائی کے دوران صرف ایک جھلک ہی دیکھی ہو؛ اور طبّی شواہد بھی اس کے متضاد نہیں ہیں۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

3. یہ حقیقت کہ عدالتِ عالیہ نے اپیل کنندگان کے ساتھی کی بریت میں مداخلت نہیں کی تھی، اپیل کنندگان کے معاملے کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ عدالتِ عالیہ نے ثبوتوں میں سامنے آنے والے مواد پر انہیں شک کا فائدہ دیا ہے۔ جہاں تک درخواست گزاروں کا تعلق ہے تو گواہوں کے ثبوت کو مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب اس طرح کے ثبوت کسی سنگین کمزوری کا شکار نہیں ہیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 214، سال 1979.

پنجاب اور ہریانہ عدالتِ عالیہ کے 22.11.1978 کے فوجداری اپیل نمبر 701، سال 1975 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اے این ملا، او پی شرما اور آر سی گوبریلے۔

جواب دہندگان کے لئے مس اپیتا گپتا اور آر ایس سوری۔

عدالت کا فیصلہ فاطمہ بیوی، جسٹس نے سنایا۔

درخواست گزار بلبیر سنگھ اور اندر جیت سنگھ بھائی ہیں۔ درخواست گزاروں کے والد برجندر سنگھ کے بھائی اونکار سنگھ کی 8.7.1974 کو متعدد زخموں کی وجہ سے موت ہو گئی تھی۔ مہر سنگھ کے ساتھ اپیل گزاروں پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے تحت قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ عدالتِ عالیہ نے ریاست کی اپیل پر ان اپیل کنندگان کو قصوروار ٹھہرایا اور انہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت عمر قید کی سزا سنائی۔

عدالتِ عظمیٰ (اپیلیٹ فوجداری کے دائرہ اختیار میں توسیع) ایکٹ، 1970 کی دفعہ 2 کے تحت اپیل کی گئی تھی، اس لیے اپیل کنندگان کے وکیل نے ہمیں پورے ثبوتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے قائل کیا کہ عدالتِ عالیہ نے بریت کے حکم میں مداخلت کرکے غلطی کی ہے۔ فاضل وکیل کے مطابق ٹرائل کورٹ کا موقف معقول ہے اور فیصلے کو ذائل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے، بھلے ہی اپیلیٹ کورٹ شواہد کی از سر نو جانچ پڑتال کے بارے میں مختلف رائے اختیار کر سکتی تھی۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ عدالتِ عالیہ نے ٹرائل کورٹ کی طرف سے ثبوتوں کو مسترد کرنے کے لئے دی گئی مختلف وجوہات کو مؤثر طریقے سے ختم نہیں کیا ہے اور ریکارڈ پر موجود ثبوتوں پر عدالتِ عالیہ کے ذریعہ اخذ کردہ نتیجہ واضح طور پر غلط ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان دلائل کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ مقدمے کے حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جائے اور متعلقہ شواہد کا خلاصہ پیش کیا جائے۔ متوفی اونکار سنگھ اپنی موت کے وقت سرکاری ملازمت میں ملازم تھا اور چندی گڑھ میں رہتا تھا۔ ان کے بھائی دربارا سنگھ اور ان کے بیٹے ایشور دیال سنگھ کے ساتھ ساتھ یہ اپیل گزار بھی گاؤں میں رہ رہے تھے۔ اونکار سنگھ 6 جولائی، 1974 کو گاؤں آئے تھے۔ 8 جولائی، 1974 کو صبح تقریباً 10:30 بجے دربارا سنگھ اپنی بیوی سرجیت کور اور بیٹے ایشور دیال سنگھ کے ساتھ اونکار سنگھ کو دیے جانے والے آم جمع کرنے کے لیے نالے کے اس پار آم کے باغ میں گئے تھے۔ جب وہ راستے کے ساتھ گھر لوٹ رہے تھے، اونکار سنگھ کو مخالف سمت میں آتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ دونوں اپیل گزار اپنے ساتھی کے ساتھ موقع پر آئے اور اونکار سنگھ پر حملہ کیا۔ بلبیر سنگھ کے پاس دتار تھا اور اندرجیت سنگھ کے پاس سوا تھا اور مہر سنگھ کے پاس لاٹھی تھی۔ ہتھیاروں سے زخمی کرنے کے بعد اپیل گزار فرار ہو گئے۔ متوفی اونکار سنگھ کو فوری طور پر اسپتال لے جانے پر دربارا سنگھ کے گھر لے جایا گیا لیکن کچھ ہی دیر میں انہوں نے آخری سانس لی۔

پہلی اطلاع شام تقریباً 8 بجے پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی، اور جرم درج کیا گیا اور جانچ کی گئی اور آخر کار فرد قرارداد جرم دائر کی گئی۔ نعش کے پوسٹ مارٹم سے پتہ چلا ہے کہ اونکار سنگھ کو چاقو کے تین زخم آئے تھے اور زخموں کے نتیجے میں صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے اس کی موت ہوئی تھی۔ الزام لگایا گیا تھا کہ تین بھائیوں کے بچوں کے درمیان خاندان کی زرعی زمین کی منتقلی کی وجہ سے کچھ گڑبڑ ہوئی تھی۔ یہ زمین متوفی کے بیٹے کے نام پر دربارا سنگھ کے زیر کاشت تھی۔ یہ زمین اصل میں 1964 میں اپیل کنندگان کو تحفے میں دی گئی تھی لیکن متوفی کو واپس دے دی گئی تھی۔

فاضل سیشن جج نے پایا کہ مقصد ثابت ہو چکا ہے۔ اس واقعے کے دو عینی شاہد دربارا سنگھ اور ان کے بیٹے ایشور دیل سنگھ تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ ٹرائل کورٹ نے ان کے ثبوتوں کو اس وجہ سے مسترد کر دیا تھا کہ اس راستے کے دونوں طرف سرنگوں کی موٹی تعداد تھی جو زگ زیگ چل رہی تھی اور اس لئے عینی شاہدین کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ حملے کا مشاہدہ کریں اور حملہ آوروں کی شناخت کریں۔ ایک اور وجہ یہ تھی کہ طبّی ثبوت زبانی گواہی سے واضح طور پر متصادم تھے اور زخموں کی نوعیت ایسی تھی کہ اسے عینی شاہدین کے ذریعہ بیان کردہ ہتھیاروں کے استعمال سے منسوب نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ایک اور وجہ یہ تھی کہ راستے پر یا متوفی کے پہنے ہوئے کپڑوں پر خون کا کوئی نشان نہیں تھا۔ متوفی کی موت کا وقت جیسا کہ طبّی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے، گواہوں کے بیان سے متفق نہیں تھا۔ ایف

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آئی آر کو مقرر کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی تھی... ابتدائی اطلاعی رپورٹ نے اعتماد پیدا نہیں کیا۔ گواہوں کے پاس مہر سنگھ کے کردار کے بارے میں کوئی مستقل مقدمہ نہیں تھا اور ثبوت دلچسپی اور ناقابلِ یقین تھے۔ لہٰذا فاضل جج نے اسے مسترد کر دیا اور بریت کا حکم ریکارڈ کر لیا۔

عدالتِ عالیہ نے ثبوتوں کا تجزیہ اور تعریف کرتے ہوئے اور اپنے نتیجے پر پہنچنے کے دوران مداخلت کے محدود دائرہ کار کے بارے میں خود کو خبردار کیا تھا۔ عدالتِ عالیہ نے یہ ثابت کرنے کے لئے بہت ٹھوس وجوہات پیش کی ہیں کہ ٹرائل کورٹ کا پورا نقطہ نظر غلط تھا اور ثبوتوں کو مسترد کرنے کی وجوہات جانچ پڑتال پر پورا نہیں اترتی تھیں۔

دونوں فریقوں کے وکیل کو سننے کے بعد، ہم عدالتِ عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس معاملے میں استغاثہ کے ثبوت مکمل طور پر قابلِ اعتماد ہیں اور اس سے ناقابلِ یقین نتیجہ نکلتا ہے کہ ان اپیل کنندگان نے جان بوجھ کر اونکار سنگھ کی موت کا سبب بنایا تھا۔ یہ واقعہ عینی شاہدین کی رہائش گاہ کے قریب ایک جگہ پر دن کی روشنی میں پیش آیا۔ درخواست گزار متوفی اور گواہوں کے قریبی رشتہ دار ہیں اور یہ خاندان کے پس منظر میں ہوا ہے۔ ابتدائی معلومات چند گھنٹوں کے اندر ریکارڈ کی گئی ہیں جسے مقدمے کے حالات میں غیر مناسب تاخیر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ ایف آئی آر میں دیا گیا بیان کردہ موقف۔، کافی حد تک وہی ہے جو عدالت کے سامنے گواہوں نے کہا تھا۔ اس بات کی کوئی قابلِ قبول تجویز نہیں تھی کہ دربارا سنگھ کو اپیل کنندگان کے خلاف مقدمہ کیوں درج کرنا چاہئے۔ اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ یہ گواہ اصل مجرموں کو فرار ہونے دیں گے اور ان کے قریبی رشتہ داروں کو خاندان میں اس طرح کے سانحے میں ملوث ہونے دیں گے۔ والد اور بیٹے دونوں نے ہر اپیل کنندہ کے ذریعہ ادا کیے گئے کردار کا مستقل حساب دیا ہے۔ گواہوں کے لئے دور سے اور ریڈ کے پار اپیل کنندگان کی شناخت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی، بھلے ہی وہ اپنی کارروائی کے دوران ان کی صرف ایک جھلک ہی دیکھ سکیں۔ ثبوتوں سے یہ بھی واضح ہے کہ وہاں گھاس پھوس کی اتنی گھنی جھاڑیاں نہیں تھیں جو منظر کو مکمل طور پر نظروں سے اوجھل کر دیتیں۔ لہٰذا یہ فرض نہیں کیا جا سکتا کہ واقعہ کی جگہ حدود سے باہر تھی اور گواہوں نے اپنی ایک کہانی بنائی ہے۔ جیسا کہ عدالتِ عالیہ نے درست طور پر نشاندہی کی ہے، طبّی ثبوت متضاد نہیں ہیں۔ عینی شاہدین واضح ہیں کہ اپیل کنندگان نے دتار کو غلط سمت میں استعمال کیا اور یہ زخموں کی وجہ ہے۔ جسم کے اس حصے پر سویا کا استعمال کر کے زخم پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ ہمیں ایسا کوئی مواد نہیں ملا جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ موت عینی شاہدین کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بات کے وقت نہیں ہو سکتی تھی۔ چونکہ اندرونی ہیمرج ہوا تھا اور زخمی شخص کو فوری طور پر جائے وقوعہ سے اٹھایا گیا تھا، لہذا جائے وقوعہ پر خون کی عدم موجودگی کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ یہ حقیقت کہ مہر سنگھ کی بریت میں عدالتِ عالیہ نے مداخلت نہیں کی تھی، اپیل کنندگان کے معاملے کو آگے نہیں بڑھا سکتا۔ عدالتِ عالیہ نے ثبوتوں میں سامنے آنے والے مواد پر انہیں شک کا فائدہ دیا ہے۔ جہاں تک ان درخواست گزاروں کا تعلق ہے تو گواہوں کے ثبوت کو مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب اس طرح کے ثبوت کسی سنگین کمزوری کا شکار نہیں ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عدالتِ عالیہ نے ثبوتوں کو قبول کرنے اور یہ پایا کہ ٹرائل کورٹ کا نقطہ نظر واضح طور پر غلط تھا۔ ہم اپیل کنندگان کے دلائل کو مسترد کرتے ہیں۔ عدالتِ عالیہ کے فیصلے میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔